السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدیزید کی جو روایت سنن ابی داوَد (کتاب الطلاق باب فی البتتہ) میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے ہے وہ صحیح ہے ؟ نیز یہی روایت مندرجہ ذیل سندوں سے کس درجے کی ہے ؟

1۔ "حدثنا سلیمان بن داود العتکی، نا جریر بن حازم، عن الزبیر بن سعید، عن عبداللہ بن علی ابن یزید بن رکانۃ، عن أبیہ، عن جدہ"

(سنن ابی داوَد کتاب الطلاق باب فی البتتہ ح 2208، مسند ابو داوَد طیالسی حدیث رقم: 1188)

2۔ "حدثنا ہناد: نا قبیصۃ عن جریر بن حازم".....

(جامع ترمذی کتاب الطلاق باب 2 ماجاء فی الرجال یطلق امراۃ البتتہ ح 1177)(ناصر رشید راولپنڈی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنن ابی داود کے ہمارے نسخہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ والی حدیث کا نمبر 2206 ہے۔

(نیز دیکھئے مسند الشافعی ص 153، ترتیب سنجر بن عبداللہ الناصری 1279، الام 7/174)

اس کی سند حسن لذاتہ ہے، اسے ابو داوَد، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ، حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح کہا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اضطراب سے معلول قرار دیا ہے حالانکہ اس روایت میں کوئی بھی اضطراب نہیں۔ حافظ ابن عبدالبرا نے بعض مجہول لوگوں سے "ضعفوہ" کا عندیہ دیا ہے۔ یہ ضعیف قرار دینے والے لوگ کون ہیں؟ ہمیں معلوم نہیں۔ تفصیل میری کتاب نیل المقصود فی التعلیق علی سنن ابی داوَد (ج 2 ص 5621 قلمی) میں ہے یسر اللہ لنا طبعہ۔

بعض لوگوں نے اس حدیث کے تین راویوں کو مجہول وغیرہ کہہ کر کلام کیا ہے جس کا جواب درج ذیل ہے۔

1۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا محمد بن علی بن شافع رحمۃ اللہ علیہ ثقہ تھے۔

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے چچا ثقہ ہیں (مسند الشافعی ص 276 الام 5/174

(ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث کو صحیح کہا: (سنن الدار قطنی 4/33 ح 3933

(حاکم نے کہا: وہ اپنے زمانے میں قریش کے شیخ تھے۔ (المستدرک للحاکم 2/200 ح 2808

اور حاکم نے ان کی روایت کے صحیح ہونے کی طرف اشارہ کیا۔

معلوم ہوا کہ محمد بن علی بن شافع ثقہ وصدوق تھے۔

(۔ عبداللہ بن علی بن السائب کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ثقہ (مسند الشافعی ص 276 الام 25/174

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں کتاب الثقات (5/34) میں ذکر کیا۔ ابو داوَد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بیان کردہ حدیث کو صحیح کہا جو کہ امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کی توثیق ہے۔

تحریر تقریب التہذیب میں ہے۔

(بل صدوق حسن الحدیث" (2/241 ت 3484"

(ابن خلفون نے انھیں کتاب الثقات میں ذکر کیا۔ (ایضاً ص 241

خلاصہ یہ کہ عبداللہ بن علی ثقہ وصدوق تھے۔

:۔نافع بن عجیر کوابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الثقات (5/469) میں ذکر کیا اور حاکم نے مستدرک (3/211ح 4939) میں اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی حدیث کو صحیح کہا 3

(ابوالقاسم البغوی رحمۃ اللہ علیہ، ابونعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ، ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم نے انھیں صحابہ میں ذکر کیا۔ دیکھئے الاصابہ (3/545ت 8661

خلاصہ کہ نافع بن عجیر یا توصحابی تھے یا ثقہ وصدوق تابعی تھے۔ رحمۃ اللہ علیہ

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ ان راویوں کو مجہول و مستور قرار دے کر اس حدیث کو رد کردینا غلط ہے۔

(جریر حازم عن الزبیر بن سعید والی روایت (سنن ابی داؤد: 2208) بلحاظ سند ضعیف ہے۔ اس کا راوی الزبیر بن سعید لین الحدیث تھا۔ (دیکھئے تقریب التہذیب: 1995

(۔ سنن ترمذی میں ہناد: نا قبیصۃ والی روایت وہی ہے جو سنن ابی داؤد والی ہے اور یہ سند بھی زبیر بن سعید ضعیف (کمزور حدیثیں بیان کرنے والے) راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (شہادت، مئی 2000ء2

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔ اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ597

محدث فتویٰ